Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۲۵ صفر ۱۳۹۶ھ ۲۶ تبلیغ ۱۳۵۵ہش ۲۶ فروری ۱۹۷۶ء | نمبر ۴۶

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۲۶ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل شفا عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے۔ آمین

● حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ کل دن بھر مروڑ کی تکلیف رہی۔ احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

● محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رضی اللہ عنہ کو اعصابی کمزوری کے باعث بدن اور ٹانگوں میں درد کی تکلیف رہتی ہے اب بغرض علاج ربوہ سے باہر جا رہی ہیں۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدائے تعالیٰ نے دعا میں جوش دلانے کیلئے دو محرک بیان فرمائے ہیں

ایک اپنی عظمت اور رحمت شاملہ دوسرے بندوں کی عاجزی، درماندگی اور مسکینی

"پھر بندہ کو تذلّل کی تعلیم دی اور فرمایا اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ اے مبدء تمام فیوض ہم تیری ہی پرستش کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں یعنی ہم عاجز ہیں آپ سے کچھ بھی نہیں کر سکتے جب تک تیری توفیق اور تائید شاملِ حال نہ ہو پس خدائے تعالیٰ نے دعا میں جوش دلانے کے لئے دو محرک بیان فرمائے ایک اپنی عظمت اور رحمتِ شاملہ۔ دوسرے بندوں کا عاجز اور ذلیل ہونا۔ اب جاننا چاہیئے کہ یہی دو محرک ہیں جن کا دعا کے وقت خیال میں لانا دعا کرنے والوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ جو لوگ دعا کی کیفیت سے کسی قدر چاشنی حاصل رکھتے ہیں انہیں خوب معلوم ہے کہ بغیر پیش ہونے ان دونوں محرکوں کے دعا ہو ہی نہیں سکتی اور بجز ان کے آتشِ شوقِ الٰہی دعائیں اپنے شعلوں کو بلند نہیں کرتے۔ یہ بات نہایت ظاہر ہے کہ جو شخص خدا کی عظمت اور رحمت اور قدرتِ کاملہ کو یاد نہیں رکھتا وہ کسی طرح سے خدا کی طرف رجوع نہیں کر سکتا۔ اور جو شخص اپنی عاجزی اور درماندگی اور مسکینی کا اقراری نہیں اُس کی روح اس مولیٰ کریم کی طرف ہرگز جھک نہیں سکتی۔ غرض یہ ایسی صداقت ہے جس کے سمجھنے کے لئے کوئی عمیق فلسفہ درکار نہیں بلکہ جب خدا کی عظمت اور اپنی ذلّت اور عاجزی متحقق طور پر دل میں منتقش ہو تو وہ حالتِ خاصہ خود انسان کو سمجھا دیتی ہے کہ خالص دعا کرنے کا وہی ذریعہ ہے۔ سچے پرستار خوب سمجھتے ہیں کہ حقیقت میں انہی دو چیزوں کا تصوّر دعا کے لئے ضروری ہے یعنی اوّل اِس بات کا تصوّر کہ خدائے تعالیٰ ہر ایک قسم کی ربوبیت اور پرورش اور رحمت اور بدلہ دینے پر قادر ہے اور اس کی یہ صفاتِ کاملہ ہمیشہ اپنے کام میں لگی ہوئی ہیں۔ دوسرے اِس بات کا تصوّر کہ انسان بغیر توفیق اور تائیدِ الٰہی کے کسی چیز کو حاصل نہیں کر سکتا اور بلاشبہ یہ دونوں تصوّر ایسے ہیں کہ جب دعا کرنے کے وقت دل میں جم جاتے ہیں تو یکایک انسان کی حالت کو ایسا تبدیل کر دیتے ہیں کہ ایک متکبر اُن سے متاثر ہو کر روتا ہوا زمین پر گر پڑتا ہے اور ایک گردن کش سخت دل کے آنسو جاری ہو جاتے ہیں یہی کَل ہے جس سے ایک غافل مُردہ میں جان پڑ جاتی ہے۔ انہی دو باتوں کے تصوّر سے ہر ایک دل دعا کرنے کی طرف کھینچا جاتا ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۲۹ حاشیہ نمبر ۱۱)

معلّمین وقفِ جدید کی فوری ضرورت

امراء و صدر صاحبان و احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال وقفِ جدید کے ماتحت حسبِ سابق معلمین کی کلاس کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ خدمتِ دین کا شوق رکھنے والے احباب کے لئے نہایت عمدہ موقع ہے کہ وہ وقفِ جدید کے ماتحت جماعتوں کی تربیت و اصلاح کے نیک کام کے لئے وقف کریں۔ درخواست مع کوائف سکونت، عمر، صحت، تعلیم وغیرہ امیر صاحب/صدر صاحب جماعت اور خدام کی صورت میں قائد خدام الاحمدیہ کی بھی سفارش کے ساتھ ناظم ارشاد وقفِ جدید کے نام ۱۰ مارچ تک بھجوا دیں۔

(ناظم ارشاد وقفِ جدید)

گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں سالِ قائدِ اعظمؒ کی تقریب

سالِ قائدِ اعظمؒ کے سلسلہ میں گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں مورخہ ۱۲ فروری بروز جمعرات تقریری مقابلہ بعنوان قائدِ اعظم منعقد ہوا۔ اس مقابلہ میں ۱۳ مقررین نے حصہ لیا۔ منصفین کے فرائض محمد ہارون خان صاحب (منصفِ اعلیٰ)، ملک عبدالرشید صاحب اور محمد اسلم صاحب بٹ نے ادا کئے۔

منصفین کے فیصلہ کے مطابق ملک منور احمد نجو کہ نہم سی اوّل۔ غلام سرور ہشتم بی دوم فہیم احمد نہم بی سوم قرار پائے۔

محسن خان متعلم نہم کو حوصلہ افزائی کا انعام دیا گیا۔

(نامہ نگار)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: قاضی عبدالحمید ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۶ر تبلیغ ۱۳۵۵ھش

۲۶ر فروری ۱۹۷۶ء

افتراء پردازی کی ایک اور گھناؤنی مثال اور اس کی پُر زور تردید

پاکستان کے ازلی دشمنوں کی خطرناک ریشہ دوانیاں!

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں افتراء پردازی اور جھوٹ کو بہت بڑا گناہ قرار دیا ہے جیسا کہ افتراء پردازوں اور ان کے ایک افتراء کا ذکر کرنے کے بعد اُس نے فرمایا ہے وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ (النساء آیت ۵۱) یعنی یہ کہ ان کا یہ افتراء کھلا گناہ ہونے کے لئے کافی ہے۔ اب چونکہ اپنے دل سے جھوٹ گھڑنا اور دوسروں پر اتہام لگانا بہت بڑا گناہ ہے اس لئے اس کی سزا بھی اللہ تعالیٰ نے بہت عبرتناک مقرر کی ہے اور وہ یہ ہے کہ افتراء پردازوں کو دنیا میں ذلت و رسوائی اور آخرت میں دردناک عذاب مل کر رہتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے افتراء پردازوں کا ذکر کرنے کے بعد انہیں دنیا میں ملنے والی عبرتناک سزا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ۝ (الاعراف آیت ۱۵۳)

ترجمہ:۔ اُن پر اُن کے رب کی طرف سے غضب نازل ہوگا اور اسی طرح دنیوی ذلت بھی۔ اور ہم افتراء کرنے والوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ جھوٹوں کو آخرت میں دردناک عذاب کی خبر دیتے ہوئے مزید فرماتا ہے:۔

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۱)

ترجمہ:۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اس لئے کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔

افتراء پردازی کے اس ہولناک انجام کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے افتراء پردازی سے مجتنب رہنے اور بچنے کی نہایت ہی پُر زور طریق پر تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ کتب احادیث میں ایسی احادیث بکثرت آتی ہیں جن میں آپ نے جھوٹ کی نجاست پر منہ مارنے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ مثال کے طور پر بخاری میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ آپ نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے گناہوں سے آگاہ کروں جو عند اللہ بہت بڑے گناہ شمار ہوتے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضورؐ ضرور بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا تو سنو! ایک بڑا گناہ اللہ کا شریک ٹھہرانا ہے اور دوسرا بڑا گناہ والدین کی نافرمانی کرنا ہے۔ دو بڑے گناہوں کی نشاندہی کرنے کے بعد حضورؐ نے تکیہ کا سہارا چھوڑ دیا اور سیدھے بیٹھ گئے اور پھر بڑے جوش کے ساتھ فرمایا سنو! تیسرا بڑا گناہ جھوٹ ہے، تیسرا بڑا گناہ جھوٹ ہے، تیسرا بڑا گناہ جھوٹ ہے۔ حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں حضورؐ بڑے ہی جذبہ اور جوش کے ساتھ یہ فقرہ مسلسل دہراتے رہے۔ حضورؐ نے یہ فقرہ کہ تیسرا بڑا گناہ جھوٹ ہے اتنی بار دہرایا کہ صحابہؓ نے حضورؐ کا جذبہ و جوش دیکھ کر اور حضورؐ کی تکلیف کا احساس کر کے یہ چاہا کہ اے کاش حضورؐ اب خاموش ہو جائیں کیونکہ جھوٹ کے بہت بڑا گناہ ہونے سے متعلق حضورؐ کے اس قدر زور دینے سے اس کی مضرت اچھی طرح ہمارے ذہن نشین ہو گئی ہے۔

جھوٹ کے کھلے طور پر بہت بڑا گناہ ہونے اور اس کی پاداش میں دردناک عذاب کا مورد بننے کی انتہائی خوفناک وعید کے باوجود یہ امر انتہائی تکلیف دہ اور افسوسناک ہے کہ اسلام کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والوں کا ایک مخصوص سیاسی ٹولہ جس نے قیام پاکستان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا ڈالا تھا اپنے انہی مذموم عزائم کو بروئے کار لانے کی غرض سے کمال بے خوفی اور دیدہ دلیری سے جماعت احمدیہ کے خلاف نت نئے جھوٹ اور افتراء گھڑ رہا ہے اور ان کی نہ صرف ملک کے اندر بلکہ بیرونی ملکوں میں بھی وسیع پیمانہ پر اشاعت کر رہا ہے اور اس طرح بیرونی ملکوں میں پاکستان کو بدنام کرنے اور اس کے مفادات کو نقصان پہنچانے پر تُلا ہوا ہے۔

دسمبر ۱۹۷۵ء کے اواخر میں پہلے جماعت اسلامی نے ایک مخصوص اخبار میں ایک فرضی یہودی کی فرضی یا گمنام کتاب کے حوالہ سے ایک جھوٹی سی خبر شائع کرائی۔ اُس میں جماعت احمدیہ کے خلاف یہ سر تا پا غلط اور جھوٹا الزام عائد کیا گیا تھا کہ نعوذ باللہ چھ سو پاکستانی احمدی اسرائیل جا کر اُس کی فوج میں بھرتی ہو چکے ہیں۔ پھر جماعت اسلامی کے پارلیمانی لیڈر پروفیسر غفور احمد نے اس افتراء پر حاشیہ آرائی کی اور بہت کچھ شور ڈالنا چاہا۔ اس کے بعد مولانا ظفر احمد انصاری کو بھی اس جھوٹ میں شریک کرنے اور ان کے نام کو استعمال کرنے کی غرض سے جماعت اسلامی کے ایک ہفت روزہ رسالہ نے اسی موضوع پر ان کا انٹرویو شائع کیا اور پھر ان کے نام کے حوالہ سے عرب ممالک کے اخبارات میں اس جھوٹ کی اشاعت کرائی۔ ہر چند کہ ہم نے اُسی وقت اس افتراء عظیم کی تردید کر دی تھی اس کے باوجود لائلپور کے مولوی تاج محمود نے اس افتراء پر مزید حاشیہ آرائی کرتے ہوئے یہاں تک افتراء گھڑا کہ اب تک ہزاروں کی تعداد میں احمدی پاکستانی فوج سے فرار ہو کر اسرائیل پہنچ چکے ہیں اور وہاں یہودی فوج میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور پھر بڑی ہوشیاری اور عیاری سے یہ الزام بھی عائد کر ڈالا کہ یہ سب کچھ حکومت پاکستان کے علم میں ہے اور وہ خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے اور یہ کہ یہ سب کچھ وزارت خارجہ کی ملی بھگت اور مرضی سے ہو رہا ہے۔ دراصل حکومت پاکستان پر یہ الزام عائد کرنے کی غرض سے ہی یہ افتراء عظیم گھڑا گیا تھا تا کہ اُس پاکستان کو جو ان کی مخالفانہ کوششوں کے علی الرغم معرض وجود میں آیا ہے بدنام کیا جائے۔ اس کے بعد مولوی محمد یوسف بنوری اس افتراء عظیم کو ہوا دینے کے لئے میدان میں آئے۔ چنانچہ ہفت روزہ "چٹان" نے ان کا ایک طویل مضمون جو جھوٹ کا پلندہ تھا دو اقساط میں شائع کیا۔ یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے اور نہ صرف ملک کے اندر بلکہ بیرونی ممالک میں بھی اس افتراء عظیم کو زور شور سے پھیلایا جا رہا ہے۔ چنانچہ انگلستان سے شائع ہونے والے ان مخصوص عناصر کے ترجمان روزنامہ "ملت" لندن کا ۳۰ر دسمبر ۱۹۷۵ء کا شمارہ ہمیں حال ہی میں موصول ہوا ہے اس میں اس افتراء کو اور بڑھا چڑھا کر اور اس میں مزید کئی افتراؤں کا اضافہ کر کے اسے صفحہ اول پر شہ سرخیوں کے تحت شائع کیا گیا ہے۔ ان افتراء پردازیوں کا اخبار مذکور کے اپنے الفاظ میں خلاصہ یہ ہے۔ بقول اخبار مذکور:۔

(۱) "پاکستان کے سینکڑوں قادیانی پاکستان سے ترک وطن کر کے خفیہ طور پر اسرائیل پہنچ گئے ہیں۔"

(۲) "اسرائیل کی حکومت نے ان قادیانیوں کو اسرائیل میں رہنے کے لئے ہر قسم کی سہولتیں دینے کا اعلان کیا ہے۔"

(۳) "اسرائیلی ذرائع کے مطابق ان قادیانیوں کو اسرائیلی فوج میں شامل ہونے کی اجازت بھی مل گئی ہے۔"

(۴) "اسرائیل نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ پاکستان سے مزید قادیانی نقل وطن کر کے اسرائیل آئینگے۔"

(۵) "اسرائیل نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ ان قادیانیوں میں ایسے افراد بھی شامل ہیں جو پاکستان کی فوج اور انتظامیہ میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے ہیں۔"

(۶) "قادیانی اپنا ہیڈ کوارٹر پاکستان کی بجائے اسرائیل منتقل کرنا چاہتے ہیں۔"

(۷) "دریں اثناء قادیانیوں کے مذہبی راہنما مرزا ناصر نے ربوہ میں قادیانیوں کے سالانہ اجتماع میں کہا ہے کہ قادیانی اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے جہاد شروع کریں گے۔"

یہ اور اسی قسم کے دوسرے الزامات ایک مخصوص سیاسی ٹولہ کے جو ہرگز بھی پاکستان کا خیر خواہ نہیں ہے سراسر من گھڑت افتراء ہیں اور ان میں شمہ بھر بھی صداقت نہیں ہے۔ ایک عیار اور مفسد ذہن نے جو آخرت کی جوابدہی اور عقوبت رب العباد کے خوف سے یکسر عاری ہے انہیں گھڑا ہے۔ ہم ان اتہامات کی ایک بار پھر پوری شدت کے ساتھ تردید کرتے ہیں اور افتراء پردازوں سے کہتے ہیں کہ وہ اس امر کو نہ بھولیں کہ اس کائنات کو پیدا کرنے اور اس کے نظام کو چلانے والا قادر مطلق اور قدیر و مقتدر خدا ہے وہ افتراء پردازوں کو کبھی بامراد نہیں کرتا اور ان کا پردہ چاک ہو کر رہتا ہے۔

یہ افتراء پردازیاں جن سے قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائے اور زمین کا سینہ شق ہو جائے اس امر کی آئینہ دار ہیں کہ انہیں گھڑنے والوں کی یہود نامسعود کی نام نہاد اسرائیلی مملکت سے سازباز ہے اور اُسی کے اشارہ پر یہ اس قسم کی افتراء پردازیوں کو ہوا دے رہے ہیں۔ انہوں نے یہ سارے افتراء "اسرائیلی ذرائع" اور بلا واسطہ "اسرائیل کے اپنے اعلانات اور دعاوی" کے حوالہ سے شائع کرائے ہیں جو اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ کہ ان عناصر کا اسرائیل کی حکومت سے رابطہ ہے اور اُسی کے اشارہ پر وہ یہ من گھڑت اور بے بنیاد اتہامات تراش تراش کر انہیں نہ صرف (باقی صفحہ ۶ پر ملاحظہ فرمائیے!)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی اخلاق اور انکی اہمیت

از مکرم حمید علی صاحب ظفر مبلغ سلسلہ مقیم جرمنی

شجاعت

بوقت ضرورت مصائب و خطرات کا ثابت قدمی کے ساتھ مقابلہ کرنا شجاعت کہلاتا ہے اس کا مدار ضبطِ نفس اور موقع و محل کے مطابق مناسب اقدام کرنے پر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرْعَۃِ
اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ
یَمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ

(بخاری کتاب الادب روایۃ
عن ابی ہریرۃؓ)

کشتی میں کسی کو پچھاڑ لینا اصل بہادری نہیں بلکہ بہادر وہ ہے جو غیظ و غضب کے وقت ضبطِ نفس کا ثبوت دیتا ہے دراصل بہادر وہ ہے جس کا دل مصائب اور تکالیف کے وقت ڈر نہیں کھاتا بلکہ اولوالعزمی اور صبر کے ساتھ ان کو برداشت کرتا ہے

سب سے بڑی بہادری مصیبت اور سختی کے وقت دل کا اطمینان اور حوصلہ کا قائم رکھنا ہے علاوہ ازیں انسان کا اعلائے کلمۂ حق کی خاطر اپنی جان اور اپنا مال سب کچھ قربان کر دینا اور مصائب و تکالیف میں صدق و وفا کا نمونہ دکھانا اور طرح طرح کے عذاب کی تلخیوں کو شہد کے گھونٹ کی طرح پی جانا بھی ایک گونہ شجاعت کا رنگ رکھتا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد

اَفْضَلُ الْجِہَادِ مَنْ قَالَ
کَلِمَۃَ الْحَقِّ عِنْدَ سُلْطَانٍ
جَائِرٍ۔ ص ۳۹۹

(بحوالہ اخلاق و فلسفہ اخلاق)

اسی شجاعانہ انداز فکر کا غماز ہے

شجاعت انسان میں بہت سی خوبیاں پیدا کرتی ہے اس سے کرم، ہمت، جرأت، کسرِ نفسی، تحمل، بردباری، اخوت، ضبطِ نفس، عزتِ نفس، سخاوت اور ایثار بلند اخلاق اور بلند خصائل وغیرہ خوبیاں جنم لیتی ہیں۔

امانت و دیانت

امین اور دیانتدار وہ شخص ہے جو دوسرے کے مال پر شرارت اور بددیانتی سے قبضہ کر کے اسکو اپنے آزاد رہے۔ امانت اور دیانت کا حصول اگرچہ بہت مشکل امر ہے لیکن مومن چونکہ امانت اور دیانت کی چلتی پھرتی تصویر ہی ہوتے ہیں مسلمانوں کو یہ خلق اپنانے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے بددیانتی کو اپنا شیوہ بنا لینے والوں کے لئے وعید بھی ہے جیسا کہ بیان فرمایا

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ
الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی
النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ
وَاِذَا کَالُوْھُمْ
اَوْ وَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ

(سورۃ تطفیف ع ۱)

امانت میں خیانت کرنے والوں سے ناپسندیدگی کا یوں اظہار فرمایا:-

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ
کَانَ خَوَّانًا اَثِیْمًا

(سورۃ النساء آیت ۱۰۹)

حق دار کے حق کو امانت قرار دے کر اس کو اہل کے سپرد کرنے کی تلقین فرمائی

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ
تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا

(سورۃ النساء آیت ۵۹)

توکل

اس کے لفظی معنی بھروسہ کرنے کے ہیں اصطلاح میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کو کہتے ہیں اور متوکل علی اللہ وہ شخص ہوتا ہے جو کسی کام کو پورے عزم و ارادہ اور تدبیر و کوشش سے سرانجام دے اور یہ یقین رکھے کہ اگر اس کام میں بھلائی ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں اسکو ضرور کامیاب کرے گا۔ قرآن مجید میں بار بار مسلمانوں اور مومنوں کو یہ خلق اپنانے کی ترغیب دی ہے

فرمایا:-

وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ
الْمُتَوَکِّلُوْنَ۔

(سورہ ابراہیم آیت ۱۳)

وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ
فَھُوَ حَسْبُہٗ

(سورہ طلاق آیت ۴)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا

فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ

(سورہ آل عمران ع ۱۷)

عفو و درگذر

اس سے مراد یہ ہے کہ کسی کا گناہ اسے بخش دیا جائے خدا تعالیٰ فرماتا ہے

وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ
وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ

(سورۃ آل عمران آیت ۱۳۵)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ایک غلام سے ایک دفعہ ایک قیمتی پیالہ ٹوٹ گیا حضرت حسنؓ نے پوچھا تو اس نے فوراً یہ آیت پڑھ دی۔ اس پر حضرت حسنؓ نے فرمایا:-

قَدْ کَظَمْتُ غَیْظِیْ اس نے وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ کے الفاظ پڑھ دیئے اس پر حضرت حسنؓ نے فرمایا عَفَوْتُ عَنْکَ وہ غلام بھی کافی سمجھدار تھا کہنے لگا خدا تعالیٰ نے تو یہ بھی فرمایا ہے:-

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ

چنانچہ حضرت حسن مسکرائے اور فرمایا

اَنْتَ حُرٌّ لِوَجْہِ اللّٰہِ

اسلام عیسائیت کی طرح یہ نہیں کہتا کہ تمہارے ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے تو دوسرا بھی اسکے آگے کر دو۔ بلکہ فرمایا:-

جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ
مِّثْلُھَا فَمَنْ عَفَا وَ
اَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی
اللّٰہِ۔

(سورہ شعراء ع ۴)

ہر بدی کا اتنا ہی بدلہ ہے جتنی کسی نے تکلیف پہنچائی ہو۔ پس جو شخص اس نیت سے درگذر کرتا ہے کہ اس کی اصلاح ہو جائے تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر کا مستحق ہوگا۔

حلم

کظمِ غیظ کی یہ صفت جب انسان کی فطرت بن جائے اور اس کے نفس میں مستحکم ہو جائے تو اسے حلم کہتے ہیں یہ ایک ایسی صفت ہے جو انسان کے کمالِ عقل، غلبہ فرزانگی اور تہذیب غضب کی مقہوریت اور مغلوبیت پر دلالت کرتی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "مَنْ حَلُمَ سَادَ وَمَنْ تَفَھَّمَ اِزْدَادَ"

(ادب الدنیا والدین ص ۱۶۳)

جس نے حلم اختیار کیا وہ سردار ہو گیا اور جس نے سمجھنے کی کوشش کی اس کے لئے بڑھنے کی راہ کھل گئی۔

حیاء

مبالغت فی الخیر اور اجتناب عن الشر کی قوت یا ملکہ کا نام حیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ (بخاری)

حیا ایمان کا حصہ ہے۔ پھر فرمایا

اَلْحَیَاءُ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ (بخاری)

حیا نیک نتائج پیدا کرتی ہے شاعر کا قول ہے:-

لَا تَسْئَلِ الْمَرْءَ عَنْ خَلَائِقِہٖ
فِیْ وَجْھِہٖ شَاھِدٌ مِّنَ الْخَبَرِ

کہ کسی شخص کو اس کے اخلاق کے متعلق مت پوچھو کیونکہ نیکی اس کے چہرے سے ٹپکتی ہے اور اس کا چہرہ اس کے اخلاق و عادات کا آئینہ ہوتا ہے۔

تواضع

منجملہ دیگر اخلاق حسنہ کے تواضع بھی ایک خلق ہے اگر انسان خدا تعالیٰ کی معرفت و رضا یا مخلوق پر رحم و کرم کی خاطر اپنے اصلی درجہ اور رتبہ سے کم پر راضی ہو جائے اور خود کو پست کر دے تو اسی فضیلت کا نام تواضع ہے خدا تعالیٰ نے فرمایا۔

یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا"

(سورہ فرقان آیت ۱۲)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بشارت دی ہے جو تواضع اختیار کرتا ہے فرمایا:-

طُوْبٰی لِمَنْ تَوَاضَعَ
فِیْ غَیْرِ مَسْکَنَۃٍ

(بخاری فی التاریخ)

اور ایک حدیث میں تواضع بلندی درجات کی بھی ضامن ہے۔ فرمایا

اِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ رَفَعَہُ
اللّٰہُ اِلَی السَّمَاءِ السَّابِعَۃِ

(کنز العمال جلد ۲)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر فائز ہوئے۔ اپنی بکریاں خود چرایا کرتے تھے اور خود ہی دودھ دوہ لیا کرتے تھے۔ آپ صرف اس پر اکتفا نہ کرتے بلکہ اہل محلہ کی بکریوں کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور وہ ان کے گھروں میں جا کر بلا تردد دیتے
تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
باوجود نوکر چاکر رکھنے کے اپنے وضو کا انتظام
خود اپنے ہاتھ سے کرتے۔ حضرت عمر فاروقؓ
کمزوروں، ضعیفوں، بیوگان اور یتامیٰ کی
خبر گیری میں دن بے آرامی اور راتیں بے چینی
سے گذارتے۔ بسا اوقات راشن پہنچانے
میں بنفس نفیس حصہ لیتے۔ حضرت عمر بن
عبدالعزیز کے اخلاق و کردار کی بلندیوں
اور ان کی استقامت کی رفعتوں سے
کون واقف نہیں وہ بیک وقت ایک
عادل حکمران بھی تھے اور عظیم محدث
بھی ان کے متعلق تاریخ میں لکھا ہے کہ ایک
رات آپ ایک مہمان سے مصروف گفتگو
تھے کہ دفعتہً چراغ جھلملانے لگا۔ اس
موقعہ پر خلیفہ کے قریب ایک ملازم سو
رہا تھا مہمان نے کہا کہ ملازم کو جگا دوں کہ
چراغ ٹھیک کر دے۔ آپ نے فرمایا کہ
رہنے دو مہمان نے کہا میں چراغ ٹھیک کر لیتا
ہوں۔ آپ نے فرمایا مہمان سے کام لینا
اخلاق و مروت کے تقاضوں کے خلاف
ہے چنانچہ آپ خود اٹھے زیتون کا تیل
چراغ میں ڈالا اور فرمایا جب میں چراغ
ٹھیک کرنے اٹھا تھا تب بھی عمر بن
عبدالعزیز تھا اور چراغ ٹھیک کر کے
بیٹھا ہوں تو بھی عمر بن عبدالعزیز ہوں

صلح

ان سے مراد دو گروہوں
کو صلح کرا دے [illegible] بدنی آزار نہ
پہنچانا اور بھائی بھائی بن جانا اور باہمی صلح و آشتی
کیا تعلق [illegible] پسند کرتا ہے الٰہی ارشاد ہوتا ہے
"اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ"
(سورہ انفال ع ۱)
آپس میں صلح کرو پھر فرمایا:۔
اَلصُّلْحُ خَیْرٌ (سورہ نساء آیت ۲۹)
صلح ہی بہتر ہے اور پھر اگر دشمن صلح کی
طرف جھکے تو مسلمانوں کو بھی صلح کر لینی چاہیے
فرمایا:۔
وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ
فَاجْنَحْ لَهَا (سورہ انفال ع ۸)
آپس کی رنجش مٹا کر اخوت اور اسلامی
برادری کا قیام صحت مند معاشرہ کی ضمانت ہے
جو معاشرہ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى کا مورد ہوتا
ہے وہاں اتفاق اور اتحاد عنقا ہوتے ہیں لہذا
معاشرتی یگانگت اور اتحاد کے لئے صلح ہونی
چاہیے اس عظیم خلق کی اہمیت مسلم ہے رفق
اور نرمی بھی معاشرہ میں خوشگوار فضا پیدا
کرنے میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
کا فرمان خداوندی موجود ہے ایک داعی الی اللہ

اور تبلیغ کو یہ بھی ہدایت ہے:۔
اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ
بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ
الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ
بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ۔
(سورہ نحل آیت ۱۲۶)
پُرحکمت طریق سے تبلیغ و نصیحت
ہی کارگر ثابت ہوتی ہے۔

احترام نفس انسانی

اسلام نے قتل نفس کی تمام ممانعت
کی ہے خواہ وہ شخص کافر ہو یا مسلم۔ حدیث
کی کتب میں ایک باب اس حق کو بیان کرنے کے
لئے وقف ہے حتیٰ کہ ذمیوں اور غلاموں کے
قتل کو بھی ویسے ہی فعل شنیع ٹھہرایا جیسے کسی
آزاد کو قتل کرنا ہوتا ہے۔ اسلام کے نزدیک
قتل ناحق نسل انسانی پر تبر چلانے کے مترادف
ہے (ترمذی ابواب البر والصلۃ)

ہمدردی و مواسات

ہمدردی و مواسات کے متعلق بھی اسلام
ہمیشہ زور دیتا ہے کیونکہ مخلوق کیساتھ ہمدردی و
ملاطفت سے پیش آنے میں بھی دراصل خدا
تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کا راز مضمر ہے
اسلام نے جو ہمدردی کی تعلیم دی ہے اس میں
انسان تو کیا جانوروں تک کو شامل کر لیا ہے
غریبوں اور لنگڑوں اور یتیموں مسکینوں
اور قیدیوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب و
تحریص دلائی۔ اسلامی ہمدردی و مواسات
کی مثالوں سے تاریخ اسلام کے صفحات
درخشندہ ہیں۔ ہجرت کے موقع پر انصار نے
مہاجرین کے لئے اپنی جائدادیں تک دیدیں
اسی ہمدردی و مواسات کا نتیجہ ہے کہ
ایک وقت ایسا بھی آیا کہ لوگ ڈھونڈتے
تھے کہ کسی کو صدقہ خیرات کریں مگر ایسا
مستحق نظر نہیں آتا تھا۔

حسن معاشرت

اس کی بنیاد مختلف باہمی تعلقات پر قائم ہے ایک
تعلق تو مسلمان کو مسلمان سے ہوتا ہے اور باہمی دوستی
خیر خواہی عدل و انصاف اور حقوق و واجبات ادا کرنے
سے قائم رہ سکتا ہے دوسرا تعلق نسبی اشتراک
سے ہے اس تعلق کے اچھے یا برے ہونے کا تعلق
قرب یا تفاوت پر مبنی ہے والدین کی خدمت
اور ان کی فرمانبرداری کو تو صرف اسلام نے ضروری
نہیں بلکہ ایک ضروری فرض قرار دیا ہے اور انکی
نافرمانی کو گناہ کبیرہ قرار دیا ہے
والدین کے بعد بیوی خاوند کے باہمی حسن سلوک
اور مودت اور محبت کو اطمینان قلب کا ذریعہ
ٹھہرایا بلکہ ان کی اس خوشگوار زندگی کو جنت
ارضی سے تعبیر کیا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس تعلق کے تقدس کی بناء پر

ہی فرمایا ہے
خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ
وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِىْ
ماں باپ آل و اولاد اور میاں بیوی کے
علاوہ بھی بعض معاشرتی تعلقات مثلاً
پڑوسیوں، ماتحتوں، غلاموں اور اپنے
ہم مکتبوں اور رفقائے کار سے ناگزیر ہیں
ان کی غیر محدود وسعت کی وجہ سے
ان سے تعلقات خوشگوار بنانے کو ان
کی صواب دید پر چھوڑ دیا گیا۔ اس بارہ میں
انسان کے لئے اسوۂ رسول کی پیروی ضروری
ہے وبس۔

آداب معاشرت

اسلام نے جہاں باہمی معاشرت کو سنوارنے
کیلئے تعلیم دی ہے وہاں بہتر معاشرت کے آداب
بھی سکھائے ہیں جن میں طہارت و نظافت
اکل و شرب نشست و برخاست ملاقات
والوداع اور تحریر و تقریر کے بارے میں مفصل
رہنمائی فرمائی ہے تاکہ انسانی زندگی کا یہ گوشہ
تشنۂ تکمیل نہ رہے۔
اخلاق کی یہ سب مختلف صورتیں جن
کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے اس وقت اخلاق
حسنہ کہلائیں گی جبکہ ان کا صدور
عقل شریعت اور موقع و محل کے عین مطابق
ہو۔ مثلاً خلق صرف طبعی نرمی اور انکساری
کا نام ہی نہیں بلکہ ظاہری اعضاء کے مقابلہ
پر انسان کے باطن پر جو کیفیات رکھی
گئی ہیں ان کے برمحل استعمال کا نام ہے
مثلاً انسان آنکھ سے آنسو بہاتا ہے یہ اسکے
ظاہری عضو کا ایک فعل ہے اسکے مقابلہ
میں دل میں ایک قوت رکھی گئی ہے جب
یہ قوت عقل خداداد کے ذریعہ برمحل
استعمال ہو تو یہ ایک خلق ہوگا۔ ایسے ہی
انسان کا ہاتھ دشمن کے خلاف اٹھتا
ہے اس کے مقابل میں دل میں بھی ایک
قوت رکھی گئی ہے جسے شجاعت کہتے
ہیں اس قوت کے برمحل استعمال کا نام
خلق ہے وغیرہ

اخلاق سیئہ

انسان کبھی نفس و ظلمات قلب کی
جانب متوجہ ہو کر کبھی فرشتہ صفت بن کر
آتا ہے اور کبھی گناہ اور بدکاری میں ملوث
ہو کر شیطان سے بھی بازی لے جاتا ہے۔
انسانی زندگی کے اخلاقی پہلو پر اوپر
مختصر ذکر کیا گیا ہے اب اسکے تاریک پہلو
جسے اخلاق سیئہ یا اخلاقی امراض کے
نام سے موسوم کیا جاتا ہے کا ذکر بھی ضروری
معلوم ہوتا ہے تاکہ طبیعت انسانی کے دونوں رخ
معلوم ہو جائیں۔ جہاں تک ان کے اسباب کا
تعلق ہے ان میں تنگ دلی کوتاہ نظری
خود غرضی جلب منفعت ذاتی مفاد کی

یا قبائلی عصبیت وغیرہ اہم اسباب ہیں۔
جس طرح حسن اخلاق زینت و انسانیت
و رونق و عالم ہے اسی طرح بداخلاقی ذم
انسانیت و بربادی نظم کائنات ہے اور
روحانی امراض کا سرچشمہ ہے اخلاق سیئہ
وہ اعمال ہیں جو دراصل صفات الٰہیہ کے ضد ہیں
جیسے جھوٹ ہے۔

جھوٹ

جس طرح سچ تمام نیکیوں کا منبع اور سرچشمہ
ہے اسی طرح جھوٹ تمام بدیوں اور برائیوں
کی جڑ ہے جھوٹ انسان کی سرزمین میں داخل ہو کر اس
کو حق و باطل کے درمیان فرق کرنے کی صلاحیت سے محروم
کر دیتا ہے اسی طرح ظلم ہے
ظلم جو شخص عدل سے انحراف کرتا ہے وہ ظلم
ظلم کا مرتکب ہوتا ہے اسکے لغوی معنے ہیں
وضع الشئی فی غیر محلہ
اس سے پراگندگی و انتشار پیدا ہوتا ہے
اس سے معاشرہ کا امن درہم برہم ہو جاتا ہے
معاشرہ کے اخلاق سیئہ میں سے
تکبر و غرور معاشرہ کے اخلاق سیئہ میں سے ایک بدترین
خلق تکبر غرور ہے اور دراصل یہ نفس کی اس خود پسندی
کی حالت کا نام ہے جو دوسروں کی تحقیر اور اپنی بلندی
و برائی کے اظہار کے لئے اختیار کی جاتی ہے
حدیث میں آتا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
الکبریاء للہ کہ تکبر کا اظہار صرف خدا تعالیٰ
کو زیب دیتا ہے۔
حسد کسی شخص کے حسن کمال لطافت جمال یا
مال متاع کو دیکھ کر رنجیدہ خاطر ہونا
اور اس کے ان کمالات کی تباہی کا آرزومند
ہو جانا حسد کہلاتا ہے امام محی الدین ابی
ذکریا یحییٰ بن شرف النووی نے حسد کی مندرجہ
ذیل تعریف بیان کی ہے:۔
وھو تمنی زوال النعمۃ
عن صاحبھا سواء کانت
نعمۃ دین او دنیا (ریاض الصالحین)
اس برائی سے بچنے کے لئے قرآن کریم کی آیت
وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ
(سورۃ الفلق ع ۱)
اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث
کافی ہے
اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ
يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ
النَّارُ الْحَطَبَ (ابوداؤد)
[illegible] بیماری ہے جسے عرف عام میں [illegible]
[illegible] یا کاری دکھاوا [illegible]
اعمال کی [illegible] بنیاد کو کھوکھلا کر دیتی ہے
[illegible] تحقیر [illegible] بہت بڑا ہے
[illegible] بہت بڑا [illegible]
[illegible]
[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کے لئے
مالی قربانیوں کی مخلصانہ پیشکش

۱۔ مکرم ملک مظفر احمد صاحب بمعہ لواحقین	گنج مغلپورہ لاہور	۱۲۰۰ــــ۰۰
۲۔ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نقی احمد صاحب	چھاؤنی	۱۰۰۰ــــ۰۰
۳۔ مکرم کرنل نصراللہ خان صاحب	" "	۱۲۱۰ــــ۰۰
۴۔ " چوہدری سراج الدین صاحب ٹھیکیدار	پسرور	۱۰۰۰ــــ۰۰
۵۔ " عنایت اللہ صاحب بٹ	"	۱۰۰۰ــــ۰۰
۶۔ " حکیم ظفرالدین احمد صاحب بمعہ لواحقین	شیخوپورہ	۱۰۰۰ــــ۰۰
۷۔ " چوہدری رشید احمد صاحب بھٹی	بھمی آنہ ضلع "	۱۰۰۵ــــ۰۰
۸۔ " صوفی شفقت حیات صاحب	حافظ آباد	۱۰۰۰ــــ۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ماہنامہ تحریکِ جدید

امید ہے ماہنامہ تحریک جدید کا فروری ۱۹۷۶ء کا شمارہ تمام خریدار اصحاب کو مل گیا ہوگا۔ یہ پرچہ خدا کے فضل سے ہر ماہ التزام کے ساتھ دس تاریخ کو حوالہ ڈاک کر دیا جاتا ہے اور دو چار روز میں تمام خریدار اصحاب کی خدمت میں پہنچ جاتا ہے۔ اگر کبھی ہفتہ عشرہ انتظار کے بعد بھی پرچہ نہ ملے تو مہربانی فرما کر ہمیں اطلاع دیدیا کریں تاکہ پرچہ دوبارہ آپ کی خدمت میں پہنچانے کی کوشش کی جا سکے۔

انہام و تفہیم کے متعدد ذرائع میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو جس قسم کے اور جس قدر کام کی توفیق عطا فرماتا ہے اسے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کے ماتحت قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ تحریک جدید کا پرچہ ایسا ہی کرتا ہے۔ اس کے اوراق اسلام کی روز افزوں ترقی کے آئینہ دار ہیں۔ آپ خود بھی اس پرچہ کا مطالعہ فرمائیں اور غیر از جماعت احباب کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اگر آپ کسی لائبریری یا کسی فرد کے نام پرچہ لگوائیں تو یہ اور بھی ثواب کا موجب ہوگا۔ سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے اور اس چندہ میں ایک ضخیم سالنامہ بھی شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم احسن طریق پر اپنے فریضہ کو سرانجام دے سکیں۔ (مینیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید۔ ربوہ)

پی اے ایف کی مختلف برانچوں میں مستقل کمیشن

ایسے امیدوار جن کی عمر ۹ راگست ۱۹۷۶ء کو ۱۸ تا ۲۴ سال ہو اور بی اے / بی ایس سی فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن ہوں (فزکس اور ریاضی کے ساتھ) P.A.F. کے انفارمیشن اور سیلکشن سنٹرز پشاور۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ لائلپور۔ ملتان۔ سکھر۔ کراچی وغیرہ سے تفاصیل معلوم کریں اور دیگر کوائف کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۷۶ء انٹرویو کی آخری تاریخ ۲۵ را پریل ۱۹۷۶ء مقرر ہے۔ (ناظر تعلیم)

اعلان

مکرم عبدالقادر صاحب ولد الٰہی بخش صاحب وصیت ۱۹۲۲۹ سابق معلم وقفِ جدید سابق سکونت بیٹ حسین والا کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر موصی صاحب خود پڑھیں یا کسی صاحب کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو فوراً دفتر وصیت کو اطلاع دیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز
ربوہ

ایک مجلس خدام الاحمدیہ کی قابلِ قدر مساعی

مکرمی معتمد صاحب مجلس فیکٹری ایریا شاہدرہ تحریر فرماتے ہیں:۔
"آپ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ ہماری مجلس کے وعدہ جات برائے تحریک جدید مبلغ ۲۵/۷۱۴ روپیہ سے بڑھ کر ۱۲۴۵/۰ روپیہ ہو گئے ہیں"۔
اتنا نمایاں اضافہ قابلِ قدر مساعی کا نتیجہ ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔
دیگر مجالس بھی امسال اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے نمایاں اضافہ عمل میں لانے کی سعی بلیغ کریں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اطفال اور ناصرات کا سالانہ انعامی مقابلہ مضمون نویسی

امسال اطفال اور ناصرات کے سالانہ انعامی مقابلہ مقالہ نویسی کے لئے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بچوں سے حسنِ سلوک" عنوان مقرر کیا گیا ہے۔ کوائف درج ذیل ہیں:۔
۱۔ مقالہ ڈیڑھ ہزار الفاظ پر مشتمل ہوگا۔
۲۔ مقالہ میں حوالہ جات اور مصنف کا نام بھی تحریر کریں۔
۳۔ اوّل، دوم، سوم کو بالترتیب ۵۰/- روپے، ۳۰/- روپے اور ۲۰/- روپے انعام دیا جائیگا۔
۴۔ مرکز میں مقالہ پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ رجولائی ہوگی۔
اطفال اور ناصرات ابھی سے اس مقالہ کی تیاری شروع کر دیں۔
(سیکرٹری تعلیم و تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے نعم البدل

۱۔ محترم صوبیدار میجر دوست محمد صاحب (حال بنوں چھاؤنی) کا بچہ خالد محمود بعمر ایک سال ان کے گاؤں ادرحمہ ضلع سرگودھا میں مورخہ ۱۲ رجنوری ۱۹۷۶ء کو قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا ہے۔ محترم صوبیدار میجر صاحب اور ان کی اہلیہ کو شدید صدمہ پہنچا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم انہیں صبرِ جمیل کی توفیق دے اور اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔
(مبارک احمد قمر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان و بنوں۔ صوبہ سرحد)
۲۔ میرا بچہ عمران محمود عمر تین سال انکا فلائٹس جیسے مہلک مرض میں مبتلا ہو کر ۵ر فروری بوقت پونے پانچ بجے شام اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ ہسپتال کے ڈاکٹروں نے بہت کوشش کی لیکن اللہ کی مرضی پوری ہوئی۔ احباب کرام دعا کریں کہ مولیٰ کریم ہمیں اس صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین
(خواجہ سلطان محمود گلیکسو۔ رینالہ خورد)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ ککرالی بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ (غلام احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ککرالی)
۲۔ والد محترم ماسٹر عبدالمجید صاحب گوجرانوالہ ہیں کچھ دنوں سے بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (عبدالحق ناصر جناح چوک ساہیوال)
۳۔ میرا لڑکا رشید احمد پھیپھڑے کے زخموں کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ (نبی بخش چک ۹۶ گ ب ضلع لائلپور)
۴۔ میری اہلیہ فاطمہ بیگم صاحبہ ۳ ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ڈاکٹر عبدالرحمٰن کوٹ عبدالمالک شیخوپورہ روڈ۔ لاہور)
۵۔ میرے ماموں محترمی مولوی شوکت حسین صاحب شاد مولوی فاضل آف قادیان حال میرپور خاص تقریباً ایک ماہ سے بعارضہ وجع المفاصل (جوڑوں میں درد) بیمار رہے ہیں۔ خدا کے فضل سے اب دردوں سے افاقہ ہے البتہ نقاہت اور کمزوری ہے۔ احباب کرام ان کی کامل صحت اور تندرستی کیلئے دعا فرمائیں۔ (آمنہ فوزیہ ناصر میرپور خاص۔ سندھ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ۸ مارچ تا ۱۴ مارچ ہفتہ اشاعت منائیں (مینیجر ماہنامہ "خالد" و "تشحیذ الاذہان")

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ
(بقیہ)

ملک کے اندر بلکہ بیرونی ممالک میں بھی پھیلا رہے ہیں اور ان کا اصل مقصد پاکستان کو دوسرے ممالک میں بدنام کرنا ہے۔ اخبار مذکور کے یہ عجیب "خفیہ اسرائیلی ذرائع" ہیں جن کا بجز خود ان کے اور کسی کو علم نہیں اور یہ "حکومتِ اسرائیل کے عجیب دعاوی" ہیں جن کی بھنک بجز اِس اخبار کے دُنیا بھر میں اَور کسی کے کان میں نہیں پڑی اور یہ "عجیب اعلانات ہیں حکومتِ اسرائیل کے" جنہیں دُنیا بھر میں اَور کسی نے تو سُنا نہیں لیکن اِس اخبار اور اُس مخصوص سیاسی ٹولہ نے جس کا یہ اخبار ترجمان ہے اپنے خفیہ لاسلکی نظام کے ذریعہ انہیں فوراً سُن لیا۔ کیا یہ اِس امر کا ثبوت نہیں کہ اِس اخبار اور اِس مخصوص سیاسی ٹولہ کا اسرائیلی ذرائع کے ساتھ خفیہ الحاق ہے اور حکومتِ اسرائیل کے بعض دعاوی اور بعض اعلانات ساری دُنیا میں سے صرف اِس اخبار اور اِس مخصوص سیاسی ٹولہ کے لئے ہی جاری کئے جاتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ اِس اخبار اور اس سیاسی ٹولہ کی یہودی حکومت کے ساتھ ساز باز ہے اور وہ اسی کے کھونٹے پر ناچ رہا ہے اور انتہائی شرمناک افترا پردازیوں کے ذریعہ پاکستان اور اس کی حکومت کو دُنیا بھر میں بدنام کرنے کے انتہائی مذموم کاروبار میں مصروف ہے۔

اِن ساٹھ من گھڑت اتہامات میں سے اکثر اتہام اخبار مذکور نے اپنے مخصوص اسرائیلی "ذرائع" اور اسرائیلی حکومت کے "دعوے" یا "اعلان" کے حوالہ سے لگائے ہیں۔ ساٹھواں اتہام اُس نے کسی حوالہ کے بغیر عائد کیا ہے اور خود اخبار مذکور کے اپنے الفاظ میں وہ یہ ہے (اور ہم اِس افتراء سے بھی خدائے قادر اور عزیز کی پناہ طلب کرتے ہیں) کہ:— "قادیانیوں کے مذہبی رہنما مرزا ناصر نے ربوہ میں قادیانیوں کے سالانہ اجتماع میں کہا ہے کہ قادیانی اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے جہاد شروع کریں گے"—— اب جہاں تک اِس افتراء کا تعلق ہے ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں پاکستان کے کونہ کونہ اور بیرونی ممالک سے آئے ہوئے سوا لاکھ سے زائد افراد موجود تھے۔ ہزاروں کی تعداد میں غیر از جماعت دوست بھی اُن میں شامل تھے، پھر حکومت کے کارندے اور افسران بھی اپنی ڈیوٹی کے سلسلہ میں آئے ہوئے تھے۔ پھر جلسہ سالانہ کی کارروائی روزنامہ الفضل کے علاوہ پاکستان کے قومی اخبارات میں بھی شائع ہوئی۔ یہ لاکھ ڈیڑھ لاکھ افراد اور اخبارات میں شائع شدہ رُوداد اِس امر پر گواہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہرگز بھی اِس امر کا ذکر نہیں فرمایا کہ احمدی اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے جہاد شروع کریں گے۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی بالوضاحت لکھ چکے ہیں آپ نے تو اخلاقی بُرائیاں دُور کرنے، اِسلامی اوصاف کو اپنانے اور افرادِ جماعت اور ان کی نئی نسلوں کو ان کا پابند بنانے کے لئے انتہائی جدّوجہد عمل میں لانے کی طرف توجہ دلائی تھی اور یہ موجودہ زمانہ کی جبکہ اخلاقی بے راہ روی پوری دُنیا میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل رہی ہے سب سے اہم ضرورت ہے۔ اِس سے ہی دو اور دو چار کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ ایک مخصوص سیاسی گروہ جو تمام تر اُن عناصر پر مشتمل ہے جنہوں نے حصولِ پاکستان کی جدّوجہد میں قائدِ اعظم کی شدید مخالفت کی تھی اور پاکستان کے دشمنوں کا پُورا پُورا ساتھ دیا تھا جھوٹے اور سراسر بے بنیاد افتراء تراش تراش کر پاکستان کو دُنیا میں بدنام کرنا چاہتا ہے اور ایسا کرنے میں اُسے اسرائیل کی تائید و حمایت حاصل ہے اور اُسی کے اشارہ پر وہ جماعتِ احمدیہ اور فی الاصل پاکستان کے خلاف سراسر جھوٹے اور بے بنیاد افتراء گھڑ رہا ہے اور دُنیا بھر میں ان کی اشاعت کر رہا ہے۔

یہاں ہم ایک اَور افتراء پردازی کی بھی تردید کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور وہ افتراء یہ ہے کہ نعوذ باللہ ہزاروں احمدی مغربی جرمنی میں گوریلا ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔ اِس افتراء کو پہلے لائلپور کے مولوی تاج محمود نے اپنے ایک مضمون مطبوعہ ہفت روزہ "چٹان" میں شائع کرایا اس کے بعد مولوی محمد یوسف بنوری نے اپنے مضمون میں اسے دُہرایا ہے بجونہی اخبارات میں یہ خبریں آنی شروع ہوئیں کہ وزیرِ اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو فروری کے اواخر میں مغربی جرمنی کا دورہ کریں گے پاکستان اور مغربی جرمنی میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کی غرض سے انہی عناصر نے جن کی پاکستان کے بارہ میں بدخواہی روزِ اوّل سے مسلّم ہے یہ افتراء گھڑ کر اسے پھیلانا شروع کر دیا تھا۔ یہ اتہام جماعتِ احمدیہ پر نہیں بلکہ پاکستان کے دوست ملک مغربی جرمنی پر لگایا گیا ہے کہ وہ خفیہ طور پر ہزاروں احمدیوں کو گوریلا ٹریننگ دے رہا ہے یا پھر یہ اتہام پاکستان کی حکومت پر لگایا گیا ہے کہ یہ "دُور کی کوڑی" یہ عناصر تو لے آئے لیکن مغربی جرمنی میں پاکستان کے سفارتخانے اور خود حکومتِ پاکستان کو اس کی کانوں کان خبر نہ ہو سکی۔ ہم حیران ہیں اِن عناصر کو ایسے خطرناک افتراء گھڑنے اور پاکستان کے خارجہ تعلقات پر بُرا اثر ڈالنے کی کب تک کھلی چھٹی ملی رہے گی۔

ہم ایک دفعہ نہیں متعدد بار پاکستان کے اِن بدخواہوں کی اِن افترا پردازیوں کی پُرزور تردید کر چکے ہیں اب پھر اِن افترا پردازیوں کی پُوری قوت اور شدت کے ساتھ تردید کرتے ہوئے واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ افترا پردازوں کی اِس ناپاک اور گھناؤنی مہم کے خلاف ہماری اپیل خدائے قادر و توانا کے حضور ہے جو احکم الحاکمین ہے۔ ہمارا اِس بات پر پختہ ایمان ہے کہ وہ افتراء پردازوں اور ان کی افترا پردازیوں کا پردہ چاک کر کے رہے گا اور انہیں ملک و مِلّت کے خلاف ایسی خطرناک چالوں اور ریشہ دوانیوں میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دے گا اور انشاء اللہ العزیز پاکستان ان کے شر سے کلّی محفوظ رہتے ہوئے اور پوری طرح متحد اور مستحکم رہتے ہوئے دِن دُونی اور رات چوگنی ترقی کرتا چلا جائے گا کیونکہ وہ جھوٹوں اور افتراء پردازوں کو ان کے مذموم ارادوں اور ریشہ دوانیوں میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ اُس کا یہ اٹل فیصلہ ہے کہ

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ ۝ (المومن آیت ۲۹)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ حد سے بڑھے ہوئے اور بہت جھوٹ بولنے والے کو کبھی کامیاب نہیں کرتا۔

سیمینار مشرقی افریقہ
۲۴ فروری —— دوسرا دِن

ربوہ ۲۴ فروری۔ آج سیمینار کی کارروائی مکرم مولوی محمد منور صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوتِ کلامِ پاک کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات کی روشنی میں افریقہ کا مقام بیان فرمایا۔ اس کے بعد مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے "مشرقی افریقہ میں احمدیہ مساجد کی تاریخ" پیش فرمائی۔ بعدازاں مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر سابق مبلّغ تنزانیہ نے "تنزانیہ میں تبلیغِ اسلام اور جماعتِ احمدیہ" کے موضوع پر اپنا دلچسپ اور معلوماتی مقالہ پیش فرمایا۔ آپ کے بعد مکرم حبیب اللہ احمدی صاحب نے اپنے والد محترم مولوی عنایت اللہ صاحب احمدی کا "مشرقی افریقہ کے رسم و رواج" پر مقالہ پڑھ کر سُنایا۔ بعدازاں مکرم عیسیٰ احمدی صاحب (تنزانیہ) نے "میرا ملک تنزانیہ" کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں صدرِ محترم نے مشرقی افریقہ کے چند دلچسپ تبلیغی واقعات بیان فرمائے۔

(حافظ مظفر احمد الامین للجمعیۃ العلمیۃ)

اِعلانِ نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر عاجز کے برادرِ نسبتی چوہدری محمد ادریس صاحب عابدؔ باڈرن موٹرز کراچی کا نکاح محترم شیخ محبوب عالم صاحب ناظر بیت المال (آمد) نے ۹ر دسمبر ۱۹۷۵ء کو مبلغ چھ ہزار روپے حق مہر پر محترمہ رضیہ فردوس صاحبہ بنت محترم چوہدری محمد علی صاحب مضطرؔ پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ساتھ پڑھا۔

احباب جماعت و بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(دوست محمد شاہد۔ ربوہ)

ڈرائیور کی ضرورت

ایک ادارہ کو ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے جو کار اور ویگن چلانا جانتا ہو۔ ملازمت کے خواہش مند اپنی درخواست مقامی جماعت کی تصدیق کے ساتھ منیجر الفضل کی معرفت ارسال فرماویں۔

(منیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۲۵